خونی کاغذ
از بنت انصاری

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

خونی کاغذ

از

بنتِ انصاری

www.novelsclubb.com

Chapter 5

باب پنجم: النفس الآخر

جسکی ابتدا ہوئی اسکا اختتام لازم ہے

اور یہی تو نظام ہے خدا کا

ہر عروج کو زوال ہے

www.novelsclubb.com

آج خود کے وجود پر غرور نہ کرو

ایک دن یہ بھی مٹی تلے ہوگا

جسکی ابتدا ہوئی اسکا اختتام لازم ہے

آخر ایک دن تم بھی ختم ہو جاوگے

تمہاری سانسیں رک جائیں گی

کب؟ کیسے؟ کہاں؟ کوئی نہیں جانتا

ہو بھی سکتا ہے کہ جو تم جی رہے ہو

وہ 'النفس الا آخر' ہو

کیونکہ جسکی ابتدا ہوئی اسکا اختتام لازم ہے

www.novelsclubb.com

یہ باب وہیں سے شروع ہوا جہاں اسکا اختتام ہوا تھا۔۔وہ اندھیر صبح ایک ویران شام میں ڈھل رہی تھی۔رفتہ رفتہ اسکے ویرانیت میں اضافہ ہو رہا تھا۔کیا کوئی شام اتنی حد تک خوفناک ہو سکتی تھی؟

آج تین تاریخ ہے۔اس فلیٹ کے کمرے میں موجود وہ آدمی کچھ چیزیں بیڈ پر پھیلائے بیٹھا ہے۔جو شخص کچھ دن پہلے تک اتنا پرکشش تھا،آج کیسے اسکے چہرے پر زمانے بھر کی اداسیوں کا ڈیرہ تھا۔ جھریوں زدہ چہرہ،کپکپاتے ہاتھ،آج وہ کہیں سے بھی جمشید مراد نہیں لگ رہا تھا۔

اس کی زندگی ہمیشہ سے دو لوگوں کے گرد گھومتی تھی۔اسکی بیوی اور اسکا بیٹا۔پھر ایک دن وہ انکو چھوڑ گیا۔اسکے بعد اسکی زندگی میں دوسری بیوی اور دوسرا بیٹا آیا۔مگر افسوس کہ وہ دونوں اب سے چھوڑ کر چلے گئے۔

www.novelsclubb.com

یہ زندگی بھی کیسے کیسے رنگ بدلتی ہے اسے آج اندازہ ہوا ہے،پہلے اس نے کسی کو چھوڑا اور اب کوئی اسے چھوڑ کر چلا گیا۔۔

وہ جوئل کا گٹار لیے بیٹھا تھا۔اسے دیکھ رہا تھا، چھو رہا تھا جیسے اس پر جوئل کے ہاتھوں کا لمس محسوس کر رہا ہو۔

ایک باپ کے لیے اس سے زیادہ تکلیف دہ کیا ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے نوجوان بیٹے کا جنازہ کندھوں پر اٹھائے۔

اس نے گٹار واپس رکھنے کے لیے بیگ اٹھایا۔وہاں ایک اسکیچ تھا۔اسے اچانک وہ مصور یاد آیا۔۔

کتنی مشابہت تھی اسکے اور جوئل کے چکرے میں۔اس نے یہ بات اس دن نوٹ نہیں کی تھی مگر آج نجانے کیوں اسے وہ یاد آیا۔

www.novelsclubb.com

وہ تار سے تار جوڑتے ایک نئے سرے پر پہنچا۔ تحسین مراد، اسکا بیٹا۔ سب کچھ چھوڑ جانے کے بعد آج پہلی بار اسے وہ یاد آیا تھا۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اسے بھول چکا تھا۔ اسے شروع شروع میں وہ یاد آتا تھا مگر جوئل کے آجانے کے بعد جیسے جمشید کی زندگی کی کتاب سے تحسین کے صفحے پھٹ چکے تھے۔ تحسین کی جگہ جوئل نے لے لی تھی۔ لوگوں کو ری پلیس کرنا اتنا آسان نہیں ہوتا۔

آج کئی سالوں بعد ہی سہی مگر اسے اپنے بڑے بیٹے کی کمی محسوس ہوئی تھی۔

اسکے دل سے چند لمحے کے لیے جوئل کا دکھ نکل چکا تھا۔ اب اسے جینے کے لیے نیا مقصد مل چکا تھا۔ وہ تحسین کو ڈھونڈنا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسکے ذہن پر ماضی کا پردہ سالہرایا۔ جب وہ کام سے دوسرے شہر میں تھا اور اس نے تحسین سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسکی سالگرہ سے پہلے پہلے واپس آجائے گا۔ مگر وہ نہ آسکا تھا۔

جب وہ واپس آیا تو تحسین اپنے گفٹس کو کونے میں رکھے کمرہ بند کر کے بیٹھا تھا۔ وہ اسکے قریب آیا۔

بابا مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔ آپ نے پرامس کیا تھا کہ آپ میری برتھڈے پر آئیں گے۔" اس پانچ سالہ تحسین آنکھیں مسلتے ہوئے کہا۔

بابا کی جان! بابا کو ارجنٹ کام تھا نہ" اس نے تحسین کو گود میں لے کر اسکے گال کو چومتے ہوئے کہا۔ تحسین نے مزید مزاحمت نہ کی۔ جمشید نے اپنے پیچھے چھپی وہ بچوں کے کھیلنی کی موٹر کار نکال کر اس کو دی۔ جسے دیکھتے ہی تحسین خوش ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

تھینک یو سو مچ بابا!!" کچھ دیر پہلے والی ناراضگی کی جگہ خوشی نے لے لی تھی۔"

ماضی کا پردہ سرکا۔ اب منظر تبدیل تھا۔

اس نے سوچا کہ وہ اس سے ملے گا، بات کریگا تو تحسین کچھ دیر اس سے ناراض رہے گا مگر پھر مان جائے گا۔

مگر اسے اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ اب وہ تحسین شاید مر چکا تھا۔زندہ رہنے والوں میں ایک الگ ہی تحسین تھا۔۔ہر جزبات سے عاری۔۔یوں جیسے اسکا مقصد صرف بدلہ لینا ہو۔۔اس کی زندگی میں آنا والا ہر شخص اسے خود سے قریب کر کے چھوڑ جاتا تھا۔پہلے اسکا باپ، پھر ماں اور اب غاضفہ۔۔

www.novelsclubb.com

آج کے دن کا اسے بے چینی سے انتظار تھا۔۔وہ تحسین کے پارک پہنچنے سے پہلے ہی وہاں پہنچ گیا۔

جب تحسین آیا تو اسے دور سے دیکھ کر ہی ٹھٹھک گیا۔ کیا انہوں نے مجھے پہچان لیا؟؟ بس یہی سوال اسکے ذہن میں آیا۔ وہ بھاری قدم اٹھاتا وہاں تک پہنچا۔

جمشید نے اسے نظریں اٹھا کر دیکھا۔ وہ بالکل اپنی ماں کی طرح تھا۔ مگر غصہ، انداز اور اسکی آنکھیں اپنے باپ کی طرح تھیں۔

تحسین!" تحسین کو دیکھتے ہی جمشید کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔"

تحسین غائب دماغی سے اسے دیکھتا رہا۔ اسے اب بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ہو کیا رہا ہے؟ کچھ لمحے کے لیے ہی صحیح ایک احساس اسکے دل میں جاگا تھا۔ باپ کی شفقت کا احساس۔۔

www.novelsclubb.com

جمشید نے اسے خود میں بھینچ لیا۔ کوئی اور وقت ہوتا تو تحسین کب کا انہیں خود سے الگ کر چکا ہوتا پر آج تحسین مراد جیسے پتھر دل انسان کا دل پھر سے دھڑکا تھا۔۔

"میرے بچے!! میری جان!! مجھے معاف کر دو۔۔ میں نے بہت برا کیا ہے تمہارے ساتھ۔۔ تمہاری ماں کی غلطی کی سزا میں نے تمہیں دے دی۔۔ میں معافی کے قابل نہیں ہو پھر بھی مجھے معاف کر دو!!"

وہ جس طرح روتے ہوئے تحسین سے معافی مانگ رہا تھا، تحسین کی آنکھ میں بھی ہلکی سی نمی در آئی تھی جسے اس نے فوراً ہی چھپا لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیا غلطی تھی میری ماں کی؟ کیوں چھوڑا تھا آپ نے انہیں؟ بتائیں! جواب دیں!" تحسین نے کرختگی سے کہا

وہ مجھے وقت نہیں دیتی تھی۔بیزار ہو گیا تھا میں اس سے۔ہر وقت کی لڑائی، جھگڑے "
"نے مجھے تنگ کر دیا تھا

اور آپ نے انہیں سمجھنے کی جگہ انہیں چھوڑ دیا۔" تحسین بات کاٹتے ہوئے بولا"

"بہت کوشش کی میں نے اسے سمجھنے کی مگر میری برداشت جواب دے گئی"

مجھے اور کچھ نہیں جاننا بس اتنا بتادیں کہ میرا قصور کیا تھا؟؟" تحسین کی آواز پر بہت سے "
لوگوں نے انہیں دیکھا پر پھر اپنے کام میں لگ گئے (اب پاکستان تھوڑی نہ تھا کہ رک کر
لڑائیاں دیکھتے)

"میرے بچے! میری جان میں جانتا ہوں تمہارا قصور نہیں تھا اس لیے مجھے معاف کر دو"

"اب بات معافی سے آگے بڑھ چکی ہے۔۔"

وہ ایک جملہ کہتا وہاں سے چلا گیا۔ جمشید نے اسے آواز نہ دی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ کچھ دیر رونے کے بعد سب کچھ بھول جائے گا مگر وہ پرانے تحسین کو جانتا تھا اور آج اسکی ملاقات جس سے ہوئی وہ ایک قاتل اور فریبی تھا۔۔

وہ گھر پہنچنے کے بعد اپنے کمرے میں آ گیا۔ اسکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ آج پہلی بار اسکے دل میں 'معافی' کا خیال آیا تھا جس نے اسے اگلے ہی لمحے جھٹک دیا تھا۔

وہ منہ ہاتھوں میں چھپائے بیٹھا تھا۔ آنسو تواتر اسکی آنکھ سے بہہ رہے تھے۔ وہ کمزور پڑ گیا تھا۔ اسکے خونی رشتے اسکے سامنے تھے۔ اسکا سگا باپ اسکے سامنے تھا۔ وہ بہت کچھ کرنا چاہتا

تھا پر اب نہیں کر سکتا تھا۔ وہ ہمت ہار رہا تھا۔ اسے لگ رہا تھا جیسے کوئی اس سے اسکی طاقت چھین رہا ہو۔ وہ چاہ کر بھی مزاحمت نہیں کر پا رہا تھا۔

اچانک اسے محسوس ہوا کہ اسکے سامنے کوئی کھڑا ہے۔ اس نے بے اختیار منہ اٹھایا۔ سامنے سفید رنگ کے لباس میں کوئی عورت کھڑی تھی۔ وہ اسکی شکل نہیں دیکھ سکا مگر وہ اسے پہچان گیا۔

وہ اسکی ماں تھی۔

وہ ماں جو اسے بچپن میں چھوڑ گئی تھی۔

وہ ماں جس کے لیے وہ یہ سب کر رہا تھا۔

آج وہ واپس آئی تھی۔

اس سے ملنے، اسے حوصلہ دینے۔

www.novelsclubb.com

وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا مگر جیسے اسکے الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گئے تھے۔

"تم اسے معاف نہیں کر سکتے۔ تم بھول گئے کہ اس نے کیا کیا تھا؟"

اسے لگا کہ وہ اس سے شکوہ کر رہی ہے

"نہیں ماں، میں کچھ نہیں بھولا۔ مجھے سب یاد ہے۔ مگر میں ٹوٹ چکا ہوں۔ اس لمحے جب انہوں نے مجھے گلے لگا کر مجھ سے معافی مانگی۔ مجھے لگا جیسے میں غلط کر رہا ہوں۔۔۔"

"وہ اس قابل نہیں کہ اس پر رحم کیا جائے۔ وہ ایک مفاد پرست شخص ہے۔ وہ صرف لوگوں کو استعمال کرنا جانتا ہے۔۔ اس نے مجھے محبت کے جال میں پھنسا کر مجھ سے شادی کی۔ جب اسکا دل بھر گیا تو وہ 'ہمیں' چھوڑ گیا۔ اپنی دنیا میں مگن ہو گیا وہ۔ آج اسکے پاس

www.novelsclubb.com

کوئی نہیں ہے تو وہ تمہیں استعمال کرنا چاہتا ہے۔اسے صرف ایک سہارا چاہیے۔اگر اسے تم سے محبت ہوتی تو وہ تمہیں کیوں چھوڑتا؟؟ بتاو؟"

تحسین آگے سے کچھ کہتا، وہ سایہ ڈھلتا چلا گیا۔دیکھتے ہی دیکھتے وہ غائب ہو گیا۔

تحسین!!"وہ مزید کچھ سوچتا کہ اسے آواز آئی۔اب کی بار سامنے اسکی دوست تھی۔اسکی ساتھی۔اسکی ہم راز۔غاضفہ ملک۔۔"

ہم نے وعدہ کیا تھا کہ اپنے وعدے سے نہیں مکریں گیں۔میں نے وعدہ پورا کیا۔تم بھول رہے ہو۔تمہاری باری ہے اب۔اپنے اندر کے 'حماد قریشی' کو دفنادو۔یاد کرو تم کون ہو۔تم 'تحسین مراد' ہو۔تم ہار نہیں سکتے۔تم ہار گئے تو ہم سب ہار جائیں گے۔کیا تم چاہتے ہو کہ ہم شکست کا سامنا کریں؟؟"

اب کی بار غاضفہ کا سایہ بولا

تم اتنے کمزور نہیں کہ خونی رشتوں کے سامنے ہار جاو۔ تم انہیں اپنی طاقت بناو کمزوری نہیں۔ تم کر سکتے ہو۔۔" اور جیسے یہ کہتے ہی وہ بھی وہاں سے غائب ہو گئی۔

GM تحسین مراد غائب دماغی سے سامنے دیکھتا رہا جہاں کچھ دیر پہلے اسکی ماں اور موجود تھیں۔

اگلے دن وہ پارک میں گیا تو وہاں جمشید پہلے سے موجود تھا۔ اسکا دل کیا کہ پلٹ جائے مگر قدم خود بہ خود ہی اسکی جانب بڑھ گئے۔

چلیں میرے ساتھ "وہ جمشید کے پاس سے گزرتا ہوا اسکے کان میں بولا۔ جمشید جواب" دینے سے گریز کرتا اسکے پیچھے ہو لیا۔

وہ اسے اپنے گھر کے آیا تھا۔ اس نے ایک کمرے کا دروازہ کھولا۔ وہاں چاروں طرف دھول مٹی کا راج تھا۔ اس نے وہاں کی بتی جلائی۔ وہ اسٹور نما کمرہ تھا۔ ہر جانب بڑے بڑے ڈبے موجود تھے۔

یہاں کیوں لائے ہو بیٹا؟" جمشید نے کھانستے ہوئے پوچھا۔"

www.novelsclubb.com

کچھ دکھانا ہے آپ کو۔۔" اس نے بس ایک جملہ کہا اور پھر ایک ڈبہ کھولنے لگا۔ اس میں" سے ایک رسی نکالی۔

یہ دیکھیں! یہ ہے وہ پھندا جس سے میری ماں نے خود کو ختم کیا تھا۔۔"جمشید کے گردن" میں ایک گلٹی ابھری

کیا تم نے مجھے معاف نہیں کیا ہے ابھی تک؟"جمشید نے ہمت کر کے اس سے پوچھا"

معاف؟میں معاف نہیں کرتا بس ایک اور موقع دیتا ہوں" تحسین اب کی بار اسے دیکھ" کر مخاطب ہوا تھا

"تو کیا تم مجھے دوسرا موقع دو گے؟"

"تو کیا مجھے آپ کو دوسرا موقع دینا چاہیے؟"

"باپ ہوں تمہارا،اب کی بار نا امید نہیں ہو گے۔۔"

www.novelsclubb.com

"بیٹا ہوں آپ کا، دوبارہ امید لگاؤ نگا بھی نہیں۔۔"

وہ سوال پر سوال کرتا اسے لاجواب کر گیا تھا۔اسے آج اندازہ ہوا تھا کہ وہ بچپن والا تحسین مراد نہیں رہا۔۔

چند لمحے کی خاموشی کے بعد تحسین اٹھا اور کچن کی طرف گیا۔جب وہ واپس آیا تو اسکے ہاتھ میں ایک گلاس تھا جس میں شاید کوئی مشروب تھا۔

یہ لیں۔۔ جیسے بھی ہیں پر ہیں تو مہمان نہ!" تحسین نے گلاس جمشید کی طرف بڑھایا۔"

جمشید نے تین سانس میں ہی وہ پورا لیا۔

اور وہ تین سانس ہی اسکی النفس الاآخر تھیں۔

اسے لگا اسکے حلق میں کچھ پھنس رہا ہے۔وہ مزاحمت کرتا اس سے پہلے ہی اس کا اختتام ہو گیا۔۔

"جسکی ابتدا ہوئی اسکا اختتام لازم ہے۔۔"

جاری ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com